عورت کا فتنہ

اور اُس سے بچنے کے اسباب

- عورت کے جسم کا فتنہ۔
- عورت کی زبان کا فتنہ۔
- عورت کا مَردوں کی عقلوں پر حاوی ہونے کا فتنہ۔
- عورت کے فتنوں کا سدِّباب۔
- عورت کے فتنے سے بچنے کے چند اہم طریقے۔
- عورتیں اپنے آپ کو فتنہ بننے سے کیسے بچائیں۔

مرتب

محمد سلمان غفرلہ

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عورت کا فتنہ

اور اُس سے بچنے کے اسباب

عورت کا فتنہ:

بہت سی احادیث میں عورت کو مَردوں کیلئے فتنہ یعنی آزمائش قرار دیا گیا ہے، اور صرف فتنہ ہی نہیں بلکہ عورت کو مَردوں کیلئے سب سے زیادہ مُہلک اور خطرناک فتنہ کہا گیا ہے، ذیل میں اس سے متعلّق احادیث ذکر کی جارہی ہیں جن سے اس فتنہ کی سنگینی کا کسی قدر اندازہ کیا جاسکتا ہے:

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: میں نے اپنے بعد ایسا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا ہے جو مردوں کے حق میں عورتوں کے فتنہ سے زیادہ ضرر رساں ہو۔**مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ**۔(ترمذی:2780)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ایک روایت میں ہے: **بیشک عورت ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے**۔**إِنَّ الْمَرأَةَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ إِبْلِيْسَ**۔(کنز العمال:13067)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے: **مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ عورت کے فتنہ کا خوف ہے**، جبکہ وہ سونے کے کنگنوں سے آراستہ ہوں گی، شام کے نرم و ملائم (مہنگے) کپڑے پہنیں گی پس (اُن

مہنگے اور قیمتی زیورات اور ملبوسات کے حصول کیلئے)مالدار کو تھکا دیں گی اور مفلس شخص کو اُس چیز کا مکلّف بنادیں گی جس کی وہ استطاعت نہ رکھے گا۔إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ فِتْنَةُ النِّسَاءِ إِذَا تَسَوَّرْنَ الذَّهَبَ،وَلَبِسْنَ رَيْطَ الشَّامِ، فَأَتْعَبْنَ الْغَنِيَّ، وَكَلَّفْنَ الْفَقِيرَ مَا لَا يَجِدُ۔(ابن ابی شیبہ:37281)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: دنیا شیریں اور سبز (جاذب نظر) ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس دنیا میں خلیفہ بنایا ہے ،پس وہ (ہر وقت) دیکھتا ہے کہ تم (اس دنیا میں) کس طرح عمل کرتے ہو لہذا دنیا سے بچو اور عورتوں (کے فتنہ) سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل کی تباہی کا باعث سب سے پہلا فتنہ عورتوں ہی کی صورت میں تھا۔إِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَإِنَّ اللهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا، فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ»۔(مسلم:2742)(ترمذی:2191)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں عید گاہ کی تشریف لے گئے ،وہاں عورتوں کے مجمع میں آپ نے اِرشاد فرمایا: اے عورتو! صدقہ دیا کرو اس لیے کہ میں نے تمہیں کثرت سے دوزخ میں دیکھا ہے۔ وہ بولیں کہ یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لعن طعن کثرت سے کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو اور میں نے تم سے زیادہ کسی کو باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے ،پختہ رائے مرد کی عقل کا (اڑا) لیجانے والا نہیں دیکھا۔ عورتوں نے کہا یارسول اللہ! ہمارے دین میں اور ہماری عقل میں کیا نقصان ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کی گواہی (شرعاً) مرد کی گواہی کے نصف کے برابر نہیں ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں ہے۔ آپ نے فرمایا: یہی اس کی عقل کا نقصان ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی

ہے؟انھوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا :پس یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ، فَقُلْنَ: وَبِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ العَشِيرَ،مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ، قُلْنَ: وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَلَيْسَ شَهَادَةُ المَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا، أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ، قُلْنَ: بَلَى، قَالَ: فَذَلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا۔(بخاری:304)

حضرت حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے خطبہ میں یہ بات اِرشاد فرمائی: شراب تمام گناہوں کا مجمع ہے، عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں(جن کے ذریعہ شیطان مردوں کا شکار کرتا ہے)اور دنیا کی محبت ہر بُرائی کی جڑ ہے۔عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ:الْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ۔(مشکوۃ المصابیح:5212)

عورت کا فتنہ کیا ہے:

عورت کا فتنہ کئی طرح کا ہوتا ہے، جس کا اِحاطہ کرنا تو مشکل ہے، تاہم اگر ہم اُن کا خلاصہ سمجھنا چاہیں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ عورت کے فتنے تین طرح کے ہوتے ہیں:

(1)——ایک اُس کے جسم کا فتنہ۔

(1)——دوسرا اُس کی زبان کا فتنہ۔

(2)——تیسرا اُس کا مَردوں کی عقلوں پر حاوی ہونے کا فتنہ۔

ذیل میں ان تینوں طرح کے فتنوں کی وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

(1)عورت کے جسم کا فتنہ:

عورت کا پہلا اور سب سے مُہلک اور خطرناک فتنہ یہ ہے کہ قدرتی طور پر اُس کے جسم کی بناوٹ اور ساخت کو پُر کشش اور خوبصورت بنایا گیا ہے اور پھر مَردوں کی طبیعتوں کو فطرتاًاُن کی جانب مائل کیا گیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ﴾لوگوں کیلئے اُن چیزوں کی محبت خوشنمابنادی گئی ہے جو اُن کی نفسانی خواہش کے مطابق ہوتی ہیں،یعنی عورتیں۔(آسان ترجمہ قرآن)

عورت کے جسم کی اِسی خوبصورتی اور پُر کشش ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ:

ایک طرف عورت کو پردہ کا حکم دیا گیا اور اُسے یہ تعلیم دی گئی کہ وہ اپنی زینت کی جگہوں کو چھپائے، غیر محرموں کے سامنے اپنی زینت کی جگہوں کو ظاہر نہ کرتی پھرے، حجاب اور پردے کا اہتمام کرے، نگاہوں کو پست رکھے اور حیاء کے زیور سے آراستہ ہو اور عفّت کی چادر کو اپنا لباس بنائے۔اور دوسری جانب مَردوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ اپنی نگاہوں کو عفیف رکھیں، پاکدامن رہیں، شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

پس گویا عورت کے جسم کی خوبصورتی اور مرد کی طبیعتوں کا اُن کی طرف میلان یہ دونوں مل کر دونوں ہی صنفوں کیلئے آزمائش کی چیز ہیں، چنانچہ عورت کیلئے امتحان اور آزمائش کا پہلو یہ ہے کہ وہ اپنے جسم کو کس قدر چھپاکر اور پردے میں رکھتی ہے اور مَرد کیلئے امتحان اِس بات کا ہے کہ وہ اپنی نگاہ اور شرمگاہ کو کس قدر عورت کے فتنہ سے محفوظ اور مامون رکھتا ہے۔

فتنہ کا سدِّباب:

مَرد و عورت دونوں ہی کو اِس فتنہ سے محفوظ رکھنے اور مُعاشرے کو اِس کے دور رَس، مُہلک، مُضر اور تباہ کُن اَثرات سے بچانے کیلئے شریعت نے تین اہم حکم دیے ہیں:

(1) پردہ کا حکم۔ (2) نگاہوں کی حفاظت کا حکم۔ (3) جلدی نکاح کرنے کا حکم۔

حقیقت یہی ہے کہ اِن تینوں حکموں پر عمل کرکے ایک ایسا صالح معاشرہ تشکیل پاتا ہے، جس میں عزتوں اور عصمتوں کی حفاظت ہوتی ہے، زنا اور اختلاطِ نسب جیسی بڑی اور خطرناک گندگیوں سے معاشرہ پاک رہتا ہے اور خاندانی نظام کا شیرازہ مجتمع رہتا ہے۔

پہلا سدِّباب: پردہ کا حکم اور اِظہارِ زینت کی مُمانعت:

عورت کے جسم کے فتنہ کی روک تھام اور اُس کے سدِّباب کیلئے پہلا اہم ترین حکم "پردہ" کا ہے، چنانچہ عورت کو گھر سے باہر نکلتے ہوئے اور نامحرموں کے سامنے پردہ کا قطعی حکم دیا گیا ہے اور اُسے اِس بات سے قطعاً روک دیا گیا کہ وہ ہرگز اپنی زینت کو نامحرَموں کے سامنے ظاہر نہ کرے۔ ذیل کی آیات واحادیث میں اِس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے: ﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ﴾ ترجمہ: اے نبی! تم اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادریں اپنے (منہ کے) اوپر جھکالیا کریں۔ (آسان ترجمہ قرآن)

ایک جگہ اِرشاد فرمایا: ﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى﴾ ترجمہ: اور اپنے گھروں میں قرار کے ساتھ رہو، اور (غیر مَردوں کو) بناؤ سنگھار دِکھاتی مت پھرو جیسا کہ پہلی جاہلیت میں دِکھایا جاتا تھا۔(آسان ترجمہ قرآن)

ایک جگہ فرمایا: ﴿وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ﴾ اور جن بوڑھی عورتوں کو نکاح کی کوئی توقع نہ رہی ہو، اُن کیلئے اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ اپنے (زائد) کپڑے، (مثلاً چادریں نامحرَموں کے سامنے) اُتار کر رکھ دیں، بشرطیکہ زینت کی نمائش نہ کریں اور اگر احتیاط ہی رکھیں تو اُن کیلئے اور زیادہ بہتر ہے۔(آسان ترجمہ قرآن)

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے: ﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ﴾ ترجمہ: اور (عورتوں کو چاہیئے کہ) اپنی سجاوٹ کو کسی پر ظاہر نہ کریں، سوائے اُس کے جو خود ہی ظاہر ہو جائے اور اپنی اوڑھنیوں کے آنچل اپنے گریبانوں پر ڈال لیا کریں۔(آسان ترجمہ قرآن)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: یارسول اللہ! آپ کے پاس نیک اور فاجر ہر طرح کے لوگ آتے رہتے ہیں، لہٰذا اگر آپ امّہات المؤمنین کو پردہ کرنے کا حکم دیدیتے تو اچھا ہوتا، پس اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیت نازل فرمادی (جس سے تمام عورتوں پر پردہ کی فرضیت کا حکم ثابت ہو گیا)۔قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، يَدْخُلُ عَلَيْكَ البَرُّ وَالفَاجِرُ، فَلَوْ أَمَرْتَ أُمَّهَاتِ المُؤْمِنِينَ بِالحِجَابِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الحِجَابِ۔(بخاری:4483)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے ایک خط نبی کریم ﷺ کو دینے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔ أَوْمَتْ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا، كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔(ابوداؤد:4166)

اِس سے معلوم ہوا کہ صحابیات رضی اللہ عنھن خود نبی کریم ﷺ سے بھی پردہ فرمایا کرتی تھیں، تو خود سوچ لیجئے!! کہ آج کے اِس گندے ماحول میں پردہ کی ضرورت کیا نہیں ہوگی۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے چنانچہ جب کوئی عورت (اپنے پردہ سے باہر) نکلتی ہے تو شیطان اس کو مردوں کی نظر میں اچھا کرکے دکھاتا ہے۔ المَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ۔(ترمذی:1173)

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، وہاں حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا بھی بیٹھی ہوئی تھیں اور اُنہوں نے کشادہ آستینوں والا شامی کپڑا پہنا ہوا تھا، آپ ﷺ نے جب اُنہیں دیکھا تو کھڑے ہوگئے اور باہر نکل گئے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بہن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ دور ہو جائیں، یقیناً نبی کریم ﷺ نے کوئی ناگوار بات دیکھی ہے (جب ہی ناگواری کے عالَم میں باہر نکل گئے ہیں)، وہ دور ہو گئیں تو آپ ﷺ داخل ہوگئے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے وجہ دیافت کی کہ آپ کیوں کھڑے ہوگئے تھے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”أَوَلَمْ تَرَيْ إِلَى هَيْئَتِهَا إِنَّهُ لَيْسَ لِلْمَرْأَةِ الْمُسْلِمَةِ أَنْ يَبْدُوَ مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا“ کیا تم نے اُن کی حالت کو

نہیں دیکھا تھا؟ بے شک کسی مسلمان عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ اُس کے جسم کا سوائے چہرے اور ہتھیلیوں کے کوئی حصہ نظر آئے۔(سنن کبریٰ للبیہقی:13497)

حضرت قیس بن شمّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مَروی ہے کہ ایک عورت جس کو اُمّ خلّاد کہا جاتا تھا، وہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس چہرہ پر نقاب ڈالے ہوئے اِس لئے حاضر ہوئیں تاکہ اپنے شہید ہو جانے والے بیٹے کے بارے میں دریافت کر سکیں (کہ اُس کا آخرت میں کیا درجہ ہے) بعض صحابہ کرام نے اُس سے کہا کہ تم اپنے بیٹے کے بارے میں پوچھنے آئی ہو اور تم نے نقاب بھی پہنا ہوا ہے؟ (حالآنکہ اس طرح کے حادثہ میں تو عموماً عورتوں سے پردہ چھوٹ جاتا ہے) اُس نے کہا: میرا بیٹا مارا گیا ہے میری حیاء تو نہیں ماری گئی۔ **جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا أُمُّ خَلَّادٍ وَهِيَ مُنْتَقِبَةٌ، تَسْأَلُ عَنِ ابْنِهَا، وَهُوَ مَقْتُولٌ، فَقَالَ لَهَا بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جِئْتِ تَسْأَلِينَ عَنِ ابْنِكِ وَأَنْتِ مُنْتَقِبَةٌ؟ فَقَالَتْ: إِنْ أُرْزَأَ ابْنِي فَلَنْ أُرْزَأَ حَيَائِي**۔(ابوداؤد:2488)

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: بے شک قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ بخل اور بے حیائی ظاہر ہو جائے گی، امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا، ایسے کپڑے ظاہر ہوں گے جس کو عورتیں پہنیں گی اور پہن کر بھی ننگی ہوں گی، معزز لوگ گرے پڑے لوگوں پر غالب آجائیں گے۔ **إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَظْهَرَ الشُّحُّ، وَالْفُحْشُ، وَيُؤْتَمَنُ الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ الْأَمِينُ، وَيَظْهَرُ ثِيَابٌ يَلْبَسُهَا نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، وَيَعْلُو التُّحوتُ الْوُعُولَ**۔(طبرانی اوسط:748)

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: دوزخیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا: ایک تو وہ لوگ جن کے پاس بیلوں کی دُموں کی طرح کے کوڑے ہوں گے، وہ لوگوں کو اس سے ماریں گے، دوسرے وہ عورتیں جو

کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی (یعنی اُن کا لباس نیم عُریاں، چست اور اِس قدر باریک ہو گا کہ کپڑوں میں بھی برہنہ نظر آئیں گی)، مَردوں کو اپنی جانب مائل کرنے والی ہوں گی اور خود بھی مَردوں کی طرف مائل ہوں گی، ان کے سر بختی (یعنی ایک مخصوص قسم کے) اونٹ کی کوہان کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہوں گے، وہ جنت میں نہ جائیں گی (اور جنّت میں جانا تو درکنار) اس کی خوشبو بھی ان کو نہ ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دُور سے آرہی ہو گی۔**صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ، مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا**۔(مسلم:2128)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: میری اُمّت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو کجاووں کی طرح زینوں پر سوار ہوں گے اور مسجد کے دروازوں پر اتریں گے، اُن کی عورتیں کپڑا پہنی ہوئی ننگی ہوں گی، اُن کے سروں پر بُختی کمزور اونٹوں کے کوہانوں کی مانند چیز ہو گی، اُن پر لعنت کرو کیونکہ وہ ملعون ہیں۔**سَيَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي رِجَالٌ يَرْكَبُونَ عَلَى سُرُوجٍ، كَأَشْبَاهِ الرِّحَالِ، يَنْزِلُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، نِسَاؤُهُمْ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ، عَلَى رُءُوسِهِمْ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْعِجَافِ، الْعَنُوهُنَّ، فَإِنَّهُنَّ مَلْعُونَاتٌ**۔(مسند احمد:7083)

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: تمہاری عورتوں میں سب سے زیادہ بُری وہ عورتیں ہیں جو اپنی زینت کو ظاہر کرنے والی اور تکبر کرنے والی ہوں اور وہ منافق عورتیں ہیں۔**وَشَرُّ نِسَائِكُمُ الْمُتَبَرِّجَاتُ الْمُتَخَيِّلَاتُ وَهُنَّ الْمُنَافِقَاتُ**۔(سنن کبریٰ بیہقی:13478)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی عورت کو (اچانک) دیکھا، پس آپ ﷺ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور اپنی حاجت پوری فرمائی پھر آپ ﷺ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: بیشک عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے، پس جو شخص اِس میں سے کچھ محسوس کرے اُس چاہیئے کہ اپنے اہل کے پاس چلے جائے، اِس لئے کہ یہ اُس کے دل میں جو آیا ہے اُس کو کم کردے گا۔**إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ،فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ فَإِنَّهُ يُضْمِرُ مَا فِي نَفْسِهِ**۔(ابوداؤد:2151)

مسلم شریف کی روایت میں ہے: بیشک عورت شیطان کی صورت میں آتی ہے اور شیطان کی صورت میں جاتی ہے، پس جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھ لے(اور اُسے شہوت محسوس ہو)تو اُسے چاہیئے کہ اپنے اہل کے پاس آجائے اِس لئے کہ یہ اُس کے دل کے خیال کو لوٹادے گا۔**إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، فَإِذَا أَبْصَرَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ، فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مَا فِي نَفْسِهِ**۔(مسلم:1403)

سنن دارمی کی روایت میں ہے: جس شخص کی نگاہ کسی عورت پر پڑ جائے اور وہ اُسے اچھی لگے تو اُسے چاہیئے کہ اپنے اہل کے پاس چلا جائے اِس لئے کہ اُس(اہل کے پاس) بھی وہی ہے جو اُس(اجنبیہ) کے پاس ہے۔
أَيُّمَا رَجُلٍ رَأَى امْرَأَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ إِلَى أَهْلِهِ، فَإِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا۔(الدارمی:2261)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرماتھے کہ اچانک سے قبیلہ مُزینہ ایک عورت زینت اختیار کی ہوئی ناز کے ساتھ چلتی ہوئی مسجد میں داخل ہوئی، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: اے لوگو! اپنی عورتوں کو زینت کی چیزیں پہننے اور مسجد میں ناز کے ساتھ چلنے سے منع کرو اِس لئے کہ بنی

اسرائیل پر لعنت نہیں کی گئی، یہاں تک کہ اُن کی عورتوں نے زینت کی چیزیں پہننی شروع کر دی تھیں اور مسجدوں میں ناز کے ساتھ چلنا شروع کر دیا تھا۔عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، إِذْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ مُزَيْنَةَ تَرْفُلُ فِي زِينَةٍ لَهَا فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:«يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْهَوْا نِسَاءَكُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّينَةِ، وَالتَّبَخْتُرِ فِي الْمَسْجِدِ، فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ يُلْعَنُوا حَتَّى لَبِسَ نِسَاؤُهُمُ الزِّينَةَ، وَتَبَخْتَرْنَ فِي الْمَسَاجِدِ»۔(ابن ماجہ:4001)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ہر (شہوت کی نگاہ سے دیکھنے والی) آنکھ زانیہ ہے اور عورت جب خوشبو لگا کر (مردوں کی) مجلس سے گزرے تو وہ زانیہ ہے۔كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ، وَالمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً۔(ترمذی:2786)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو زیادہ اور رنگت ہلکی ہو۔ اور عورتوں کے لئے وہ خوشبو ہے جس کی رنگ تیز اور خوشبو کم ہو۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ»۔(ترمذی:2787)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات کسی ایسی عورت سے ہوئی جو خوشبو لگائی ہوئی مسجد کے اِرادے سے جارہی تھی۔ آپ نے اِرشاد فرمایا: اے جبّار کی باندی! تمہارا کہاں کا اِرادہ ہے؟ اُس نے کہا مسجد، آپ نے فرمایا: تم نے مسجد جانے کیلئے خوشبو لگائی ہے؟ اُس نے کہا: ہاں! آپ نے فرمایا: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ اِرشاد فرمارہے تھے: جو عورت خوشبو لگا کر مسجد جائے تو اُس کی نماز اُس وقت تک قبول نہیں

ہو گی جب تک کہ وہ غسل (کرکے اپنی خوشبو کو مکمل ختم) نہ کرلے۔عَنْ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ، وَاسْمُهُ عُبَيْدٌ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، لَقِيَ امْرَأَةً مُتَطَيِّبَةً تُرِيدُ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ أَيْنَ تُرِيدِينَ؟ قَالَتْ: الْمَسْجِدَ، قَالَ: وَلَهُ تَطَيَّبْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَطَيَّبَتْ، ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ، لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ حَتَّى تَغْتَسِلَ۔(ابن ماجہ:4002)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی، گدوانے والی اور (پلکوں کے) بالوں کو اکھیڑ کر زینت وحسن حاصل کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلتی ہیں۔عَنْ عَبْدِ اللَّهِ،«أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتٍ خَلْقَ اللَّهِ»۔(ترمذی:2782)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے: عورتوں کیلئے (گھر سے) باہر نکلنے میں کوئی حصہ (گنجائش) نہیں ہے سوائے مجبوری کے، جبکہ کوئی خادم نہ ہو، ہاں عیدین (کی نماز) میں نکل سکتی ہیں (لیکن اب اس کی بھی اجازت نہیں) اور (جب وہ بحالتِ مجبوری نکلیں تو) سوائے راستوں کے کنارے کے عورتوں کیلئے راستوں (کے بیچ) میں کوئی حصہ (گنجائش) نہیں۔لَيْسَ لِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ فِي الْخُرُوجِ إِلاَّ مُضْطَرَّةً يعني:ليس لها خادمٌ إلاَّ في العيدَين:الأَضْحَى والفِطْر،وليس لهم نصيبٌ في الطُّرُق إلاَّ الحَوَاشِي۔(طبرانی کبیر:13871)

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: عورتوں کے چلنے کیلئے راستے کا بیچ کا حصہ نہیں۔(اُنہیں راستوں کے کناروں پر چلنا چاہیئے تاکہ مَردوں سے اختلاط نہ ہو)**لَيْسَ لِلنِّسَاءِ وَسَطُ الطَّرِيقِ**۔(شعب الایمان:7438)

ایک موقع پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے عورتوں کو راستے میں چلتے ہوئے دیکھا کہ مَردوں سے اختلاط ہورہا ہے تو عورتوں سے فرمایا:"**عَلَيْكُنَّ حَافَّاتِ الطَّرِيقِ**"تم لوگ راستوں کے کناروں پر چلو۔اُس کے بعد عورتوں کا یہ عالَم ہوگیا تھا کہ عورت دیوار سے اتنا زیادہ لگ کر چلا کرتی تھی کہ اُس کے کپڑے دیوار میں موجود کسی چیز سے اٹک جایا کرتے تھے۔**فكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ، حَتَّى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالشَّيْءِ يَكُونُ فِي الْجِدَارِ مِنْ لُزُومِهَا بِهِ**۔(شعب الایمان:7437)

اِس سے عہدِ نبوی کی عورتوں کی شرم وحیاء، پردہ کا حد درجہ اہتمام، مَردوں کے اختلاط سے پرہیز اور اللہ اور اُس کے رسول کی کامل درجہ اطاعت کا کسی حد تک اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔اللہ ہمارے زمانے کی عورتوں کو بھی یہ صفات اپنانے کی توفیق عطاء فرمائے۔(آمین)

دوسرا سدِّباب: بد نظری کی مُمانعت:

فتنۂ نساء کے سدِّباب کیلئے شریعت نے دوسرا حکم "نظر کی حفاظت" کا دیا ہے، تاکہ اگر معاشرے میں کوئی عورت پردہ کے حکم سے اِنحراف کرے اور اپنی زینت کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرے تب بھی مَردوں کو ہرگز اِس بات کی اِجازت نہیں کہ وہ اُس کی جانب نظر اُٹھاکر بھی دیکھیں، اور اگر اچانک سے بغیر اِرادے کے نظر پڑ بھی جائے تو فوراً اُسے ہٹالیا جائے، اِس تعلیم پر عمل پیرا ہوکر عورتوں کے فتنہ سے بآسانی بچا

جاسکتا ہے ، کیونکہ نظر ہی تو وہ اصل دروازہ ہے جس کو اگر چوپٹ کھول دیا جائے تو آگے کے تمام بند دروازے خود بخود کھلتے چلے جاتے ہیں۔ اور یہ نظروں کی حفاظت کا حکم صرف مَردوں ہی کو نہیں، عورتوں کو بھی دیا گیاہے تاکہ دونوں ہی جانب سے ہر قسم کی حفاظت و عصمت رہے۔ چنانچہ اِرشادِ باری ہے:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ﴾ترجمہ : مؤمن مَردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہی اُس کیلئے پاکیزہ ترین طریقہ ہے۔ وہ جو کاروائیاں کرتے ہیں، اللہ اُن سب سے پوری طرح باخبر ہے۔ اور مؤمن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔(آسان ترجمہ قرآن)

ایک اور جگہ اِرشاد فرمایا: ﴿يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ﴾ اللہ آنکھوں کی چوری کو بھی جانتاہے اور اُن باتوں کو بھی جو سینوں نے چھپا رکھا ہے۔(آسان ترجمہ قرآن)

ایک جگہ زنا کے قریب جانے سے بھی منع کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا﴾ اور زنا کے پاس بھی مت پھٹکو، وہ یقینی طور پر بڑی بے حیائی اور بے راہ روی ہے۔(آسان ترجمہ قرآن) اِس آیت میں صرف زنا ہی سے منع نہیں کیا گیا بلکہ اُس کے دواعی اور اسباب خواہ قریبہ ہوں یا بعیدہ، اُن سب سے منع کردیا گیاہے۔(روح المعانی:8/66)

چنانچہ مذکورہ آیت کی رو سے نامحرم کو دیکھنا، باتیں کرنا یا سننا، چل کر جانا، ملاقات کرنا، چھونا بوس و کنار کرنا ،یہ سب حرام و ناجائز ہیں، کیونکہ یہ سب زنا کے دواعی اور اسباب ہیں اور ان سب ہی سے بچنا ضروری ہے، احادیثِ مبارکہ میں اِن سب کو زنا ہی قرار دیا گیا ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ابن آدم پر اس کے زنا سے حصہ لکھ دیا گیا ہے وہ لا محالہ (یقینی طور پر) اسے ملے گا پس آنکھوں کا زنا (نامحرم کو) دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا (نامحرم کی باتوں کو) سننا ہے اور زبان کا زنا (نامحرم سے) گفتگو کرنا ہے اور ہاتھوں کا زنا (نامحرم کو) پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (نامحرم کی طرف) چل کر جانا ہے اور دل کا گناہ خواہش اور تمنا کرنا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔ كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا، مُدْرِكٌ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا، وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى، وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ۔ (مسلم:2657)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر نظر (جو کسی نامحرم پر ڈالی جائے اُس) میں شیطان کی طرف سے حرص و طمع موجود ہوتی ہے، اور گناہ دلوں کو کھٹکنے والی چیز کا نام ہے۔ مَا كَانَ مِنْ نَظْرَةٍ فَلِلشَّيْطَانِ فِيهَا مَطْمَعٌ، وَالْإِثْمُ حَوَازُّ الْقُلُوبِ۔ (طبرانی کبیر:8749)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: بیشک بد نظری ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے (جس کے ذریعہ وہ شکار کرتا ہے)۔ إِنَّ النَّظْرَةَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ۔ (طبرانی کبیر:10362)

بد نظری کا عذاب:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مُرسلاً مَروی ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو (یا اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے) اُس شخص پر جس نے (کسی نامحرم کی طرف) دیکھا اور اُس پر جس کی طرف دیکھا گیا۔لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ والْمَنْظُورَ إِلَيْهِ۔(شعب الایمان:7399)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: تم لوگ ضرور بالضرور اپنی نگاہوں کی حفاظت کرو اوراپنی ضرور بالضرور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور ضرور بالضرور اپنے چہروں کو سیدھا رکھوورنہ تمہارے چہروں کو بے نور کردیا جائے گا۔لَتَغُضُّنَّ أَبْصَارَكُمْ، وَلَتَحْفَظُنَّ فُرُوجَكُمْ، وَلَتُقِيمُنَّ وُجُوهَكُمْ أَوْ لَتُكْسَفَنَّ وُجُوهُكُمْ۔(طبرانی کبیر:7840)

علّامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بعض اَسلاف سے نقل کیا ہے: نظر ایک ایسا تیر ہے جو دل میں زہر ڈال دیتا ہے۔النَّظَرُ سِهَامُ سُمٍّ إِلَى الْقَلْبِ۔(تفسیر ابن کثیر:6/39)

بد نظری سے بچنے کے فضائل وانعامات:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:بیشک بد نظری ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے میرے خوف سے اسے ترک کردیا(یعنی اپنی نگاہ کی حفاظت کی)میں اُسے بدلے میں ایسا ایمان عطاء کروں گا جس کی حلاوت (مٹھاس) وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔إِنَّ النَّظْرَةَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ، مَنْ تَرَكَهَا مَخَافَتِي أَبْدَلْتُهُ إِيمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ۔(طبرانی کبیر:10362)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مَروی ایک روایت میں ہے: بیشک عورت ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے، پس جس کی نگاہ کسی حسن وجمال کی حامل عورت پر پڑی اور اُس نے اللہ کی رضاء وخوشنودی کیلئے اپنی نظروں کو جھکالیا اللہ تعالیٰ اُسے بدلہ میں ایسی عبادت عطاء فرمائے گا جس کی حلاوت ولذّت کو وہ محسوس کرے گا۔إنَّ الْمَرأةَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ إِبْلِيْسَ، فَمَنْ رَأَى امْرَأَةً ذَاتَ جَمَالٍ فَغَضَّ بَصَرَهُ عَنْهَا ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللهِ أَعْقَبَهُ اللهُ عِبَادَةً يَجِدُ لَذَّتَهَا۔(کنز العمال:13067)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: پہلی نگاہ(جو کسی اجنبیہ پر اچانک پڑ جائے)خطاء ہے(جس پر پکڑ نہیں)دوسری نگاہ عمد یعنی جان بوجھ کر ہے(اور اُس پر پکڑ ہے)اور تیسری نگاہ ہلاک کرڈالنے والی ہے۔مؤمن کا کسی عورت کے محاسن(خوبصورتی)کو دیکھنا شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے،جس نے اس کو اللہ کی خشیت سے اور اُس کے پاس موجود اجر وثواب کے حصول کیلئے اللہ تعالیٰ اُسے بدلہ میں ایسی عبادت عطاء فرمائیں گے جس کی لذّت اُسے حاصل ہوگی۔النَّظْرَةُ الْأُولَى خَطَأٌ، وَالثَّانِيَةُ عَمْدٌ، وَالثَّالِثَةُ تُدَمِّرُ، نَظَرُ الْمُؤْمِنِ إِلَى مَحَاسِنِ الْمَرْأَةِ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ، مَنْ تَرَكَهَا مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَرَجَاءَ مَا عِنْدَهُ أَثَابَهُ اللهُ بِذَلِكَ عِبَادَةً تَبْلُغُهُ لَذَّتُهَا۔(حلیۃ الاولیاء:6/101)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:ہر آنکھ قیامت کے دن رورہی ہوگی سوائے(تین آنکھوں کے،ایک)وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں(کو دیکھنے سے)جھکی ہوگی ،اور (دوسری)وہ آنکھ جو اللہ کے راستے میں(پہرہ دیتے ہوئے)جاگی ہوگی،اور(تیسری)وہ آنکھ جس سے مکھی کے سر کے برابر(آنسو)اللہ کے خوف سے نکلا ہوگا۔كُلّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عَيْنٌ غَضَّتْ

عَنْ مَحَارِمِ اللهِ وَعَيْنٌ سَهِرَتْ فِيْ سَبِيلِ اللهِ وَعَيْنٌ خَرَجَ مِنْهَا مِثْلُ رَأسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ۔(الترغیب والترھیب:2925)

ایک اور روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: تین افراد ایسے ہیں(جو جہنم میں جانا تو در کنار)اُن کی آنکھیں جہنم کی آگ کو دیکھیں گی بھی نہیں: ایک وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستے میں جاگ کر پہرہ دیا ہو گا، دوسری وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی ہو گی اور تیسری وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں(کو دیکھنے سے)جھکی ہو گی۔ثَلَاثَةٌ لَا تَرَى أَعْيُنُهُمُ النَّارَ:عَيْنٌ حَرَسَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، وَعَيْنٌ غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ۔(طبرانی کبیر:19/416)

حضرت عبادہ بن صامت ؓ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: تم لوگ مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنّت کی ضمانت دیتا ہوں: جب بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو اُسے پورا کرو، جب تمہارے پاس امانت رکھوائی جائے تو اُسے(بحسن و خوبی)اداء کرو، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، اپنی نگاہوں کو(حرام چیزوں کو دیکھنے سے)جھکاؤ اور اپنے ہاتھوں کو(حرام سے)روک کر رکھو۔اضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنُ لَكُمُ الْجَنَّةَ: اصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ، وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ، وَأَدُّوا إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ، وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ۔(مستدرکِ حاکم:8066)

عورتوں کیلئے بھی بد نظری جائز نہیں:

جس طرح مَردوں کیلئے بد نظری جائز نہیں اِسی طرح عورت کیلئے بھی مَرد کو دیکھنا درست نہیں، چنانچہ قرآن کریم میں بھی صراحۃً عورتوں کو مستقلاً اِس بات کا حکم دیا گیا ہے، جیسا کہ ماقبل گزرا، نیز احادیث میں بھی اِس کی بہت واضح انداز میں صراحت مذکور ہے:

حضرت امِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں کہ اتنے میں حضرت عبد اللہ ابن امِّ مکتوم رضی اللہ عنہ جو ایک نابینا صحابی تھے آ گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم کو دیکھ کر ان دونوں ازواج مطہرات سے فرمایا: ان سے چھپ جاؤ۔ ام سلمہ کہتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم سن کر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ کہ نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ پہچان سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دونوں بھی اندھی ہو؟ کیا تم ان کو نہیں دیکھ رہی ہو (یعنی اگر وہ اندھے ہیں تو تم تو اندھی نہیں ہو)۔ عَنْ نَبْهَانَ، مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُونَةَ قَالَتْ: فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أُمِرْنَا بِالحِجَابِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «احْتَجِبَا مِنْهُ»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَفَعَمْيَاوَانِ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ»۔(ترمذی:2778)

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت میں نقل کیا گیا ہے: بیشک عورتوں کیلئے بھی ممنوع ہے کہ وہ مَردوں کی طرف دیکھیں جیسا کہ مَردوں کیلئے ممنوع ہے کہ وہ عورتوں کی جانب دیکھیں۔ إِنَّه يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ أَنْ يَّنْظُرْنَ إِلَى الرِّجَالِ، كَمَا يُكْرَهُ لِلرِّجَالِ أَنْ يَّنْظُرُوا إِلَى النِّسَاءِ۔(کنز العمال:13071)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: ہر صبح (اللہ تعالیٰ کی جانب سے) دو فرشتے پکار کر کہتے ہیں: مَردوں کیلئے عورتوں کے ذریعہ ہلاکت ہے اور عورتوں کیلئے مَردوں کے ذریعہ ہلاکت ہے۔ مَا مِنْ صَبَاحٍ إِلَّا وَمَلَكَانِ يُنَادِيَانِ: وَيْلٌ لِلرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ، وَوَيْلٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ۔(ابن ماجہ:3999)

تیسرا اسدِّباب: جلدی نکاح کا حکم:

فتنہ نساء سے بچنے کا تیسرا اور اہم ذریعہ یہ ہے کہ بالغ ہونے کے بعد شادی میں تاخیر نہ کی جائے، بالخصوص آج کے معاشرے میں جبکہ چاروں سمت گناہوں کا ماحول اور گندگی کے ڈھیر ہیں، بے پردگی، فحاشی اور عُریانی اپنے عُروج پر ہے، موبائل اور انٹرنیٹ جیسی چیزوں نے عورت کو اور بھی زیادہ قریب اور سامنے لاکر کھڑا کر دیا ہے اور گناہ آسان سے آسان تر ہوتا چلا جارہا ہے، ایسے حالات میں شادیوں میں تاخیر کرنا اور پھر اپنے آپ کو عورت کے فتنے میں مبتلاء ہونے سے بچا کر رکھنا بہت زیادہ مشکل بلکہ تقریباً ناممکن ہے، اِس لئے بہر حال کوشش یہی کرنی چاہیئے کہ جتنا جلد ہو سکے نکاح کر لیا جائے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مَروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تین کاموں میں تاخیر مت کرنا: ایک تو نماز ادا کرنے میں جب کہ وقت ہو جائے، دوسرے جنازے میں جب تیار ہو جائے اور تیسرا یہ کہ بے خاوند عورت (خواہ کنواری ہو یا مطلّقہ یا بیوہ) کے نکاح میں جب کہ اس کا کفو (یعنی ہم پلّہ مناسب رشتہ) مل جائے۔**يَا عَلِيُّ، ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا: الصَّلَاةُ إِذَا آنَتْ، وَالجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ، وَالأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْئًا**۔(ترمذی:171)

نکاح کی برکت سے اللہ تعالیٰ عفّت اور پاکدامنی عطاء فرماتے ہیں:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے جوانو! تم میں سے جو شخص مجامعت (مع اس کے لوازمات یعنی بیوی بچوں کا نفقہ اور مہر ادا کرنے) کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ نکاح کرلے کیونکہ نکاح کرنا نظر کو بہت جھکاتا ہے اور شرم گاہ کو بہت محفوظ رکھتا ہے اور جو شخص جماع

کے لوازمات کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اسے چاہیئے کہ وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ رکھنا اس کے لئے شہوت کو توڑنے کا فائدہ دے گا۔یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔(بخاری:5066)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: جب تمہارے پاس کوئی شخص نکاح کا پیغام بھیجے اور تم اس شخص کی دینداری اور اس کے اخلاق سے مطمئن ہو تو اس کا پیغام منظور کرکے اس سے نکاح کر دو اگر ایسا نہ کروگے تو زمین پر فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو جائے گا۔إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الأَرْضِ، وَفَسَادٌ عَرِيضٌ۔(ترمذی:1084)

(2)عورت کی زبان کا فتنہ:

عورت کا دوسرا خطرناک فتنہ اُس کی زبان کا فتنہ ہے، چنانچہ یہ ایک بہت مشہور و معروف حقیقتِ مسلّمہ ہے جو ہر خاص و عام جانتا اور دیکھتا ہے کہ عورتوں میں بکثرت بولنے اور غلط بولنے کا مَرض بہت زیادہ پایا جاتا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ عورتوں کی گفتگو میں غیبت، بدگمانی، غلط بیانی، جھوٹ، لعن طعن جیسے مُوذی اور خطرناک گناہ بہت کثرت سے نظر آتے ہیں، جس کی وجہ سے عام طور پر بہت سے فتنے رونما ہوتے ہیں، دل ٹوٹتے ہیں، رشتے کٹتے ہیں، نفرتیں پھیلتی ہیں، عداوتوں اور دشمنیوں کا ظہور ہوتا ہے، دلوں میں کینے اور بغض کی آگ لگتی ہے۔اور یہ ساری چیزیں زبان ہی سے ہوتی ہیں، اِس لئے زبان کو بہت سوچ سمجھ کر استعمال کرنا چاہیئے۔

نبی کریم ﷺ نے جہنم کے اندر عورتوں کی کثرت بتلائی ہے اور اُس کی جو دو وجوہات ذکر کی ہیں اُن دونوں کا تعلّق بھی زبان ہی سے ہے، حدیث ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں عید گاہ کی تشریف لے گئے، وہاں عورتوں کے مجمع میں آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:"اے عورتو! صدقہ دیا کرو اس لیے کہ میں نے تمہیں کثرت سے دوزخ میں دیکھا ہے۔ وہ بولیں کہ یا رسول اللہ! کس وجہ سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لعن طعن کثرت سے کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو"۔ **يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ، فَقُلْنَ: وَبِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ العَشِيرَ**۔(بخاری:304)

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: میں نے دوزخیوں میں عورتوں کو کثرت سے دیکھا ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) ایسا کیوں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے کفر کے سبب سے، کسی نے پوچھا: کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ شوہروں کی نافرمانی کرتی ہیں اور احسان کا شکریہ ادا نہیں کرتی ہیں، اگر ان میں سے کسی کے ساتھ زندگی بھر احسان کرتے رہو اور وہ تم سے کچھ برائی دیکھے، تو وہ کہے گی کہ میں نے تم سے کبھی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔ **وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ» قَالُوا: بِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:«بِكُفْرِهِنَّ» قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ: يَكْفُرْنَ العَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ، ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ**۔(بخاری:1052)

اِس حدیث میں "لعن طعن" اور "شوہر کی ناشکری" دو سبب ذکر کیے گئے ہیں جن کی وجہ سے جہنم میں عورتوں کثرت ہوگی اور دونوں ہی کا تعلّق زبان سے ہے۔

ایک اور روایت میں نبی کریم ﷺ نے عورت کی بدزبانی کو مرد کیلئے بد بختی قرار دیا، چنانچہ آپ ﷺ کا اِرشاد ہے: انسان کی بد بختی میں سے ایک چیز وہ عورت ہے جس کو تم دیکھو تو تمہیں بُرا لگے اور وہ تم پر اپنی زبان دراز کرے (یعنی بدزبانی کرے)، اور اگر تم موجود نہ ہو تو تمہیں اُس پر اُس کی ذات اور اپنے مال کے بارے میں امن و اعتماد نہ ہو (یعنی وہ اپنی عزّت و آبرو اور تمہارے مال میں خیانت کی مرتکب ہوتی ہو)۔

وَمِنَ الشَّقَاوَةِ: الْمَرْأَةُ تَرَاهَا فَتَسُوءُكَ، وَتَحْمِلُ لِسَانَهَا عَلَيْكَ، وَإِنْ غِبْتَ عَنْهَا لَمْ تَأْمَنْهَا عَلَى نَفْسِهَا، وَمَالِكَ۔(مستدرکِ حاکم:2684)

علّامہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور و معروف کتاب "الزّواجر" میں ایک حدیث نقل کی ہے:

چار طرح کی عورتیں جنّت میں اور چار عورتیں جہنم میں ہوں گی، اور وہ چار عورتیں جو جنّت میں ہوں گی اُن میں سے ایک وہ ہے جو عفیف و پاکدامن ہو، اللہ تعالیٰ کی اور اپنے شوہر کی اِطاعت کرنے والی ہو۔ (دوسری وہ عورت ہے جو) خوب بچے جننے والی ہو، اپنے شوہر کے ساتھ تھوڑے سے مال پر صبر و قناعت کے ساتھ زندگی گزارنے والی ہو۔ (تیسری وہ عورت ہے جو) شرم و حیاء رکھتی ہو، شوہر کی عدمِ موجودگی میں اپنے نفس اور شوہر کے مال کی حفاظت کرنے والی ہو، اور شوہر کی موجودگی میں اُس کے ساتھ بدزبانی کرنے والی نہ ہو۔ (چوتھی) وہ عورت جس کے شوہر کا انتقال ہوگیا ہو اور اُس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں لیکن اُس نے اپنی اولاد پر شفقت کی وجہ سے اپنے آپ کو شادی سے روک کر رکھا اور اُن بچوں کی تربیت کی اور اُن کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور اِس خوف سے نکاح نہیں کیا کہیں وہ بچے ضائع نہ ہوجائیں۔ اور وہ چار عورتیں

جو جہنم میں ہوں گی ان میں سے ایک وہ عورت جو اپنے شوہر کے ساتھ بدزبانی کرنے والی ہو، جب شوہر موجود نہ ہو تو اپنے نفس کی حفاظت نہ کرتی ہو، اور جب شوہر آجائے تو اُس کو اپنی زبان سے تکلیف و اذیّت دیتی ہو اور (دوسری) وہ عورت جو اپنے شوہر کو اُس کی طاقت سے زیادہ (کمانے اور چیزیں خرید خرید کر لانے) کا پابند بناتی ہو۔ اور (تیسری) وہ عورت جو اپنے آپ کو مَردوں سے چھپاتی نہ ہو اور اپنے گھر سے مزیّن و آراستہ ہو کر نکلتی ہو۔ اور (چوتھی) وہ عورت جس کو سوائے کھانے، پینے اور سونے کے کوئی کام نہ ہو اور اُسے نماز میں اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اِطاعت میں اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری میں کوئی دلچسپی و رغبت نہ ہو۔أَرْبَعَةٌ مِنْ النِّسَاءِ فِي الْجَنَّةِ وَأَرْبَعَةٌ فِي النَّارِ، وَذَكَرَ مِنْ الْأَرْبَعَةِ اللَّوَاتِي فِي الْجَنَّةِ امْرَأَةً عَفِيفَةً طَائِعَةً لِلَّهِ وَلِزَوْجِهَا وَلُودًا صَابِرَةً قَانِعَةً بِالْيَسِيرِ مَعَ زَوْجِهَا ذَاتَ حَيَاءٍ إنْ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا حَفِظَتْ نَفْسَهَا وَمَالَهُ، وَإِنْ حَضَرَ أَمْسَكَتْ لِسَانَهَا عَنْهُ، وَامْرَأَةً مَاتَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَهَا أَوْلَادٌ صِغَارٌ فَحَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى أَوْلَادِهَا وَرَبَّتْهُمْ وَأَحْسَنَتْ إلَيْهِمْ وَلَمْ تَتَزَوَّجْ خَشْيَةَ أَنْ يَضِيعُوا. وَأَمَّا الْأَرْبَعَةُ اللَّوَاتِي فِي النَّارِ فَامْرَأَةٌ بَذِيئَةُ اللِّسَانِ عَلَى زَوْجِهَا إنْ غَابَ عَنْهَا لَمْ تَصُنْ نَفْسَهَا وَإِنْ حَضَرَ آذَتْهُ بِلِسَانِهَا، وَامْرَأَةٌ تُكَلِّفُ زَوْجَهَا مَا لَا يُطِيقُ، وَامْرَأَةٌ لَا تَسْتُرُ نَفْسَهَا مِنْ الرِّجَالِ وَتَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا مُتَبَهْرِجَةً، وَامْرَأَةٌ لَيْسَ لَهَا هَمٌّ إلَّا الْأَكْلُ وَالشُّرْبُ وَالنَّوْمُ وَلَيْسَ لَهَا رَغْبَةٌ فِي صَلَاةٍ وَلَا فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَلَا طَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِي طَاعَةِ زَوْجِهَا۔(الزّواجر عن اقتراف الکبائر:2/77)

اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ شوہر کے ساتھ بدزبانی کرنا اور اپنی زبان کے ذریعہ شوہر کو تکلیف پہنچانا جہنم میں جانے کا ذریعہ ہے جبکہ یہی زبان اا گر شوہر کے ساتھ صحیح اِستعمال کی جائے تو عورت کے جنّت میں جانے کا بھی ذریعہ بن جاتی ہے۔

فتنہ کا سدِّباب:

اِس فتنے کا اصل سدِّباب تو عورت ہی کی جانب سے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی زبان کو صحیح استعمال کریں، خلافِ شرع تمام باتوں سے کلی اجتناب کریں، چنانچہ: جھوٹ بولنے، غیبت کرنے، الزام تراشی کرنے، لعن طعن کرنے، کوسنے، زبان چلانے، ناشکری کے جملے زبان پر لانے، کسی کی تحقیر و توہین کرنے، فضول گوئی اور بکثرت بولنے، اور بد گوئی کی تمام شکلوں میں پڑنے سے بہر صورت بچیں جو یقیناً اللہ کی رحمت سے دور ہونے اور دنیا کو بھی جہنم بنانے کا ذریعہ ہیں۔

نیز مَردوں کیلئے کرنے کا کام یہ ہے کہ وہ عورت کی ہر بات بلا تحقیق اور بلا چون و چرا تسلیم کرنے سے گریز کریں، کیونکہ بکثرت یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ مَرد عورتوں کی باتوں میں آکر قطع رحمی، قطع تعلّقی، کینہ اور بغض و عداوَت جیسے مُہلک اور خطرناک گناہوں کے مرتکب ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات تو انسان عورت کی بات میں آکر اپنے ماں باپ تک سے متنفر ہو جاتا ہے اور اُن کے ساتھ بدسلوکی پر اتر آتا ہے یا کم از کم اُن کی جانب سے غفلت اور بے توجہی برتنے لگ جاتا ہے، جو یقیناً اُس کیلئے بہت ہی بڑا نقصان و خسران کا باعث بنتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا اِرشاد ہے:﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ﴾۔(الحجرات:6)

ترجمہ: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لیکر آئے تو اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نادانی سے کچھ لوگوں کو نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کئے پر پچھتاؤ۔(آسان ترجمہ قرآن)

زبان کا غلط استعمال جہنم میں جانے کا ذریعہ ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کس عمل کی وجہ سے لوگ زیادہ جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے خوف اور حسن اخلاق سے۔ پھر پوچھا گیا کہ زیادہ تر لوگ جہنم میں کن اعمال کی وجہ سے جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منہ (یعنی زبان) اور شرمگاہ کی وجہ سے۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الجَنَّةَ،فَقَالَ:«تَقْوَى اللَّهِ وَحُسْنُ الخُلُقِ»،وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ،فَقَالَ:«الفَمُ وَالفَرْجُ»۔(ترمذی:204)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: لوگوں کو اُن کے منہ کے بل جہنم میں صرف اُن کی زبانوں کی کھیتیاں ہی تو گرائیں گی اور تم جو بھی بات کرتے ہو وہ یا تو تمہارے اوپر وبال ہے یا تمہارے لئے فائدہ مند ہے۔هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ إِلَّاحَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ،وَهَلْ تَتَكَلَّمُ إِلَّا بِمَا عَلَيْكَ أَوْ لَكَ۔(شعب الایمان:4607)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں کہ ابن آدم کی اکثر خطائیں اُس کی زبان میں ہوتی ہیں۔أَكْثَرُ خَطَايَا ابنِ آدَمَ فِي لِسَانِهِ۔(طبرانی کبیر:10446)

(3)مَردوں کی عقلوں پر حاوی ہونے کا فتنہ:

عورت کا ایک خطرناک فتنہ یہ ہے کہ یہ بسا اوقات مَردوں کی عقلوں پر اُن کے سمجھ دار اور عقل مند ہونے کے باوجود بھی حاوی ہوجاتی ہیں اور بعض اوقات تو اِس طرح ہوش وحَواس پر مسلّط اور غالب ہوجاتی ہیں کہ انسان سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہوجاتا ہے اور اچھے بُرے کی تمیز ختم کردیتا ہے،اور نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ بسا اوقات اپنے ایمان اور دین تک کو داؤ پر لگادیتا ہے۔

علّامہ ابن الجوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی ایک نصیحت نقل فرمائی ہے جو اُنہوں نے اپنے بیٹے کو فرمائی تھی: اے میرے بیٹے! شیر اور سانپ کے پیچھے چلو لیکن عورت کے پیچھے مت چلنا۔يَا بُنَيَّ امْشِ وَرَاءَ الأَسَدِ وَالأَسْوَدِ وَلا تَمْشِ وَرَاءَ امْرَأَةٍ۔(ذمّ الھویٰ:92)

پیچھے چلنے کا ایک مطلب تو یہی ہے کہ اُس کے بلانے اور گناہ کی دعوت دینے پر یا ازخود گناہ کے اِرادے سے اُس کے پیچھے جانا، لیکن ایک دوسرا مطلب یہ بھی نکلتا ہے کہ انسان اپنی عقل ودانش اور فہم وذکاوت کو پسِ پشت ڈال کر عورت کے کہنے اور اُس کی منشاء کے مطابق زندگی گزارنے پر آجائے، ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں تباہی وبربادی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

حضرت ابوسعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: میں نے تم سے زیادہ کسی کو باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے، پختہ رائے مرد کی عقل کا(اڑا)

لیجانے والا نہیں دیکھا۔**مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ**۔(بخاری:304)

اِس سے معلوم ہوا کہ عورت صنفِ نازک ہونے کے باوجود جبکہ وہ اپنی فطرت اور طبیعت میں ناقصات العقل والدّین یعنی دین اور عقل کے اعتبار سے مرد سے ناقص وکمتر پیدا کی گئی ہے، لیکن بکثرت یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ وہ اچھے خاصے سمجھ دار عقل و دانش کے حامل آدمیوں کی عقلوں کو ماؤف کرکے رکھ دیتی ہے اور ایک بھلامانس انسان سوچنے سمجھنے اور صحیح فیصلہ کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو کر رہ جاتا ہے۔

اب یہ مسلّط ہونے کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں، مثلاً:

(1) کوئی مَرد اُن کے حسن وجمال یا شیریں گفتگو کے دامِ سحر میں آکر اپنا سب کچھ لُٹا بیٹھتا ہے حتی کہ وہ قیمتی متاع جس کے مستحق صرف اور صرف اللہ ہیں یعنی انسان کا دل، وہ بھی انسان ایک فانی، عارضی اور زوال پذیر حسن پر لٹا بیٹھتا ہے، پھر زمانہ اُسے لاکھ سمجھائے اور اِس فریفتگی سے نکالنے کی کوشش کرے لیکن وہ مَرد ٹس سے مَس نہیں ہوتا۔

(2) کبھی انسان پر کوئی عورت (جو اُس کی بیوی بھی ہو سکتی ہے) کچھ اِس طرح حاوی ہو جاتی ہے کہ انسان اُس کی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے جائز وناجائز کے فرق کو ختم کر دیتا ہے، دین وشریعت کو بالائے طاق رکھ کر عورت کی دلجوئی اور اُس کے حرام مطالبات اور ناجائز تقاضوں کو بھی پورا کرنے سے دریغ نہیں کرتا، چنانچہ بکثرت یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ مرد حضرات خود اپنے ہاتھوں اور اپنے مالوں سے عورت کیلئے ایسے

لباس خرید رہے ہوتے ہیں جن کو پہن کر ایک شریف عورت اپنے کسی محرم کے سامنے نہیں آسکتی جو وہ اجنبیوں اور نامحرموں کے سامنے پہن کر تقریبات وغیرہ میں جارہی ہوتی ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے: مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ عورت کے فتنہ کا خوف ہے، جبکہ وہ سونے کے کنگنوں سے آراستہ ہوں گی، شام کے نرم و ملائم (مہنگے) کپڑے پہنیں گی پس (اُن مہنگے اور قیمتی زیورات اور ملبوسات کے حصول کیلئے) مالدار کو تھکادیں گی اور مفلس شخص کو اُس چیز کا مکلّف بنادیں گی جس کی وہ استطاعت نہ رکھے گا۔**إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ فِتْنَةُ النِّسَاءِ إِذَا تَسَوَّرْنَ الذَّهَبَ،وَلَبِسْنَ رَيْطَ الشَّامِ، فَأَتْعَبْنَ الْغَنِيَّ، وَكَلَّفْنَ الْفَقِيرَ مَا لَا يَجِدُ۔**(ابن ابی شیبہ:37281)

(3) کبھی انسان کے ہوش و حَواس پر عورت کا کچھ اِس طرح تسلّط ہوتا ہے کہ وہ اُس کی دلجوئی کے خاطر اپنے خونی اور قریبی رشتہ داروں سے قطع تعلّق ہوجاتا ہے، حتی کہ بسا اوقات بیوی کیلئے اپنے ماں باپ کو جو اُس کے وجود کا ظاہری سبب ہیں اور جنہوں نے اُس کی پرورش کرکے پال پوس کر بڑا کیا ہے اور جن کے احسانات کو انسان ساری زندگی نہیں چکا سکتا اور جن کو سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انسان کیلئے جنّت و دوزخ قرار دیا ہے، اِنسان ایک عورت کے کہنے پر پسِ پشت ڈال دیتا ہے، اُن کی حق تلفی شروع کردیتا ہے، اُن کے ساتھ ناروا اور ناجائز سلوک کرنے لگ جاتا ہے، اُس کی نگاہ میں بیوی کی فرمائش اور اور خواہش (اگرچہ وہ ناجائز اور حرام ہی کیوں نہ ہو) تو اہمیت کی حامل ہوتی ہے لیکن ماں باپ کا حکم کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

(4) کبھی انسان عورت کی وجہ سے نیکی و تقویٰ کے راستے پر چلنے اور اللہ اور اُس کے رسول کے حکموں کو پورا کرنے سے محروم ہوجاتا ہے، چنانچہ جہاد پر جانے، اللہ کے راستے میں نکلنے، علمِ دین کے حصول کیلئے سفر

کرنے، کسی اللہ والے کی صحبت میں وقت لگا کر اپنی اِصلاح کرنے اور دیگر بہت سے شریعت کے کاموں کو بجالانے سے محروم ہو جاتا ہے، جبکہ اِن تمام کاموں میں عورت کی جانب سے رُکاوٹ کھڑی ہو، اِسی طرح بعض اوقات عورت کی جانب سے شریعت کے صریح اور قطعی احکام پر عمل کرنے میں رُکاوٹ ہوتی ہے، مثلاً: اُسے اپنے شوہر کا نماز پڑھنا، پینٹ شرٹ چھوڑ کر شرعی لباس زیب تن کرنا، ڈاڑھی رکھنا پسند نہیں ہوتا، وہ اپنے شوہر کو اوپر کی حرام کمائی ترک کرتا ہوا نہیں دیکھ سکتی اور خرچ پورے نہ ہونے سے ڈراتی ہے، بچوں کی فیسوں کی کثرت، گھر کے خرچوں کی وسعت کا عُذر پیش کرتی ہے اور بیچارا مرد ہوش وحواس سے عاری ہو کر عورت کی وجہ سے شرعی فرائض وواجبات کی ادائیگی اور حرام کاموں کو ترک کرنے سے ساری زندگی محروم ہی رہ جاتا ہے۔

(5) کبھی انسان اپنے بچوں کی صحیح دینی اور اِسلامی تربیت دینا چاہتا ہے، اُنہیں علومِ دینیہ کے زیور سے آراستہ کرکے ایک اچھا مسلمان بنانا چاہتا ہے، قرآن کریم کا حافظ اور عالمِ دین بنانے یا کم از کم دین کے بنیادی وضروری علم سے روشناس کرانے کا متمنّی اور خواہشمند ہوتا ہے لیکن اُس کے گھر کا ماحول اور بیوی کی جانب سے رُکاوٹ اور مزاحمت اُسے اِس بات کی اِجازت نہیں دیتے کہ وہ اپنے خواب کو شرمندہ تعبیر کرسکے اور اپنے بچوں کو ایک سچا اور حقیقی مسلمان بنا سکے، اُس کے سامنے عورت کی شکل میں سب سے بڑی رُکاوٹ کھڑی ہوتی ہے اور وہ عورت کے کہنے میں آکر اپنے فیصلے کو تبدیل کرتا ہے اور یوں اُس کے بچے ساری زندگی دین کی بنیادی اور ضروری تعلیم سے بھی نابلد رہ جاتے ہیں، اُنہیں طہارت، نماز، روزہ، حرام و حلال اور جائز وناجائز کی پہچان نہیں ہوتی، وہ انگریزی پڑھنا جان لیتے ہیں لیکن باپ کے مرنے کے بعد اُس

کیلئے ایک پارہ پڑھ کر بخشنے کی طاقت نہیں رکھتے کیونکہ اُنھوں ساری زندگی قرآن کریم پڑھنا سیکھا ہی نہیں ہوتا، وہ باپ کے انتقال پر غسل و تکفین کا طریقہ نہیں جانتے کہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے باپ کی آخری خدمت کو اپنے ہاتھوں سے سرانجام دے سکیں، اُنہیں بسا اوقات نمازِ جنازہ کا طریقہ اور اُس میں پڑھی جانے والی دعاؤں تک کا علم نہیں ہوتا کہ نمازِ جنازہ میں سنّت کے مطابق باپ کی مغفرت و بخشش کیلئے کم از کم دعاء ہی مانگ سکیں۔

عورت کے فتنے سے بچنے کیلئے چند اہم طریقے:

(1)دعاء:

عورتوں کے فتنہ سے بچنے کا سب سے اہم ذریعہ اُن کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگنا ہے، بیشک اللہ ہی بچانے والے ہیں اور اُسی کی رحمت کے سائبان میں آکر انسان بچ سکتا ہے۔ اور اِس کیلئے ایک دعاء بھی حدیث میں سکھائی گئی ہے، اسے یاد کرلیجئے اور روزانہ کی دعاؤں میں اسے شامل کیجئے، ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں گے، اور وہ دعاء یہ ہے: اَللَّهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النِّسَاءِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ: اے اللہ! میں عورتوں کے فتنہ اور عذابِ قبر سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔(کنز العمال:3687)

(2)ہمّت و کوشش:

دنیا کا کوئی کام کوشش اور محنت کے بغیر نہیں ہوتا، ہر کام کیلئے کچھ نہ کچھ محنت کرنی پڑتی ہے لہٰذا عورت کے فتنہ سے بچنے کیلئے بھی نفس کی مخالفت میں ہمّت، طاقت، محنت اور کوشش کرنی چاہیئے، اللہ تعالیٰ کبھی محنت

اور کوشش کو رائیگاں نہیں کرتے۔ پس اگر ہمّت سے کام لیکر عورت کے فتنہ سے بچنے کی کوشش کی جائے گی تو اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرمائیں گے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾ اور جن لوگوں نے ہماری خاطر کوشش کی ہے، ہم اُنہیں ضرور بالضرور اپنے راستوں پر پہنچائیں گے اور یقیناً اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ (آسان ترجمہ قرآن)

(3) حصولِ علم:

دین کا علم وہ روشنی ہے جو اِنسان کو اچھے بُرے کی تمیز سکھاتا ہے، اُسے فائدہ اور نقصان کا شعور دیتا ہے، جس سے جاہل یکسر محروم رہتا ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں بڑی وضاحت و صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ جاننے اور نہ جاننے والے برابر نہیں ہوسکتے۔

عورتوں کے فتنہ سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ اُس کے فتنہ سے آگاہی ہو، اس فتنہ کے مُضر اور مُہلک ہونے کا شعور ہو، عورت کے اچھے اور بُرے پہلوؤں کا اچھی طرح علم ہو تاکہ انسان بُرائی سے بچتے ہوئے اچھائیوں سے جائز حدود میں رہتے ہوئے فائدہ حاصل کرسکے، ظاہر ہے کہ ایک ایسا شخص جسے اِس کا اِدراک اور احساس ہی نہ ہوگا تو وہ کیسے اور کیونکر بچے گا۔

پھر علم اپنے اندر عمل کی جاذبیت اور خشیت کی تاثیر رکھتا ہے، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ علم کی برکت سے عمل کی توفیق ملتی ہے، کیونکہ بدعملی اور بے عملی کے بُرے نتائج سے آگاہی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے انسان محبّت اور عظمت کی وجہ سے نہ بھی سہی، خوف ہی کی وجہ سے گناہوں اور جہالت والے کاموں سے بچ جاتا ہے، جو یقیناً بڑا فائدہ ہے۔

(4)نیک صحبت:

عورتوں کے فتنہ سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ اپنا ملنا جلنا اور اُٹھنا بیٹھنا اچھے لوگوں کے ساتھ رکھا جائے، کیونکہ عُموماً بُرے دوست ہی اِنسان کے وہ خطرناک دشمن ثابت ہوتے ہیں جو اُسے غلط راستے پر ڈال دیتے ہیں۔ اسکول و کالج کی لائف میں نوجوانوں کی اکثریت (الّا ماشاء اللہ) گرل فرینڈ بنانے اور اُن کے ساتھ فرینڈشپ قائم کرنے کے پیچھے پڑی ہوتی ہے، اور یہ ایسا ٹرینڈ(trend) چل گیا ہے کہ اس کو باعثِ فخر سمجھا جاتا ہے اور جو اِس ”کارِ شر“ سے دور رہتا ہو اُسے عار اور خار کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے ماحول میں اگر کوئی اپنی صحبت اچھی نہ رکھے تو یقیناً اُس کیلئے بچنا بڑا ہی مشکل ہے۔

(5)ٹی وی اور انٹرنیٹ سے اجتناب:

اگر کسی کو اللہ تعالیٰ نے ادنیٰ سی بھی عقل و شعور اور فہم و ذکاوت عطاء کی ہے تو وہ یہ سمجھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ٹی وی اور انٹرنیٹ عورت کے فتنہ کی سب سے بڑی آماجگاہ ہیں، جس میں عورت کا مُہلک اور خطرناک فتنہ اپنی پوری آب و تاب اور شدّت کے ساتھ دنیا میں فحاشی و عُریانی اور زنا و بدکاری کو فُروغ دینے میں مصروفِ عمل ہے اور سادہ لوح مسلمان حقائق سے چشم پوشی کرتے ہوئے ٹی وی اور انٹرنیٹ کے فوائد اور اُس کے منافع کو بیان کر کر کے اُسے دیکھنے اور اُس سے لطف اندوز ہونے میں لگے ہیں۔ آج سے دو تین دہائی پہلے بڑی محنت و کوشش کر کے اور پیسہ خرچ کر کے بھی وہ چیزیں دیکھنا ممکن نہ تھا جو آج انسان بیٹھے بیٹھے صرف اُنگلیوں کی چند ٹچنگ(touching) سے دیکھتا ہے۔ نوجوان تباہ ہو رہے ہیں، اُن کی عمر کا قیمتی اور اہم ترین حصہ موبائل اور انٹرنیٹ کے فتنہ کے نذر ہو رہا ہے، فیس بک اور دیگر سوشل میڈیا کے ذرائع

محض ایک عورت سے تعلّق اور وابستگی کا ذریعہ بنتے جارہے ہیں، اور اگر کوئی اس سے بچا ہوا بھی ہے تب بھی وہ انٹر نیٹ پر بیٹھ کر کتنی مرتبہ عورت پر نظر ڈالتا ہے، کتنی مرتبہ اُس کی نگاہ قصداً اور بلا قصد عورت پر پڑتی ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ یہاں بلا قصد بھی در اصل قصداً ہی کہلائے گا کیونکہ یہ تو خود ایک ایسی جگہ دیکھنا ہے جہاں عورت کی تصویریں یقیناً موجود ہیں، لہٰذا یہ تو اپنے اِرادے سے ہی دیکھنا ہوا۔

سوچئے......!! پھر سوچئے...... ! بھلا ایسے میں اگر ٹی وی اور انٹر نیٹ سے دور رہنے کا مشورہ دیا جائے تو یہ حماقت اور بیوقوفی ہوگی ؟ اور کیا اِسے زمانہ سے کٹنے کا مشورہ دینا کہا جائے گا؟ یقیناً نہیں...... بالکل نہیں، یہ تو عین شریعت کے مطابق اور تقویٰ وورع کے عین مُوافق ہے۔

ہاں ! اگر کوئی واقعی انٹر نیٹ کے فتنے سے مکمل حفاظت کا اہتمام کرے اور کسی بھی قسم کی غیر شرعی اور مخربِ اخلاق چیزوں میں پڑنے سے کلی طور پر گریز کرے اور اس کو صرف ضرورت کی حد تک ہی رکھے اور اس سے آگے اس کی فضولیات ولغویات سے بھی کلی اجتناب کرے تو بلاشُبہ اس کو استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن انسان کو اپنے آپ پر زیادہ اعتماد اور بھروسہ بھی نہیں کرنا چاہیئے، نفسانیت اور شیطانیت کے مسلّط ہونے میں کوئی دیر نہیں لگتی، بسا اوقات انسان اِسی دھوکہ میں مارا جاتا ہے کہ میں گناہ نہیں کروں گا۔

(6) پردہ کا اہتمام:

عورت کے فتنہ سے بچنے کیلئے ایک نہایت قوی اور بڑا ذریعہ "پردہ" ہے جو در اصل عورت کے کرنے کا کام ہے، عورتیں یقیناً اِس حکمِ خداوندی کو پورا کرکے مُعاشرے سے ایک بہت...... بہت...... بہت...... بڑے فتنہ خاتمہ کرسکتی ہیں۔ مَردوں کیلئے اس میں کرنے کا کام یہ ہے کہ وہ کم از کم اپنے گھر کی خواتین میں اس حکم کو

عملاً نافذ اور لاگو کریں، یہ ایک گھر کا بڑا اور سرپرست ہونے کی حیثیت سے آپ کا اخلاقی اور شرعی فریضہ بنتا ہے۔ پردہ سے متعلّق ماقبل میں تفصیل گزر چکی ہے، اُسے ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

(7)حفاظتِ نظر:

عورتوں کے فتنہ سے بچنے کا سب سے زیادہ کارگر اور مُفید نسخہ "نظروں کی حفاظت" ہے، نظر ہی تو سب سے پہلے بھٹکتی ہے، اُس کے بعد شیطان آگے کی منزلیں طے کراتا ہے، اِس لئے ہر جگہ اور ہر گھڑی اِس بات کی بھرپور کوشش کریں کہ بد نظری نہ ہو اور اگر اچانک سے بلا قصد نگاہ پڑ بھی جائے تو فوراً ہٹانے اور دوبارہ نہ اُٹھانے کا اہتمام کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ عورت کے فتنہ سے حفاظت فرمائیں گے۔ حفاظتِ نظر سے متعلّق بھی ماقبل میں تفصیل گزر چکی ہے، اُسے ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

(8)جلدی نکاح کرنا:

عورت کے فتنہ سے محفوظ رہنے کا ایک اہم ذریعہ "نکاح میں جلدی" بھی ہے، کیونکہ بالغ ہونے کے بعد انسان کی نفسانی اور شہوانی قوّتیں اُبھر جاتی ہیں اور ماحول و مُعاشرے کی گندگی اور فحاشی و عُریانی کا چہار سُو اُمڈتا ہوا سیلاب اسے اور بھی زیادہ بر انگیختہ کر دیتا ہے اور پھر یہی چیز ایک نوجوان کیلئے بہت سے گناہوں میں پڑنے کا ذریعہ بن جاتی ہے، چنانچہ جائز و حلال راستوں کو چھوڑ کر انسان دوسرے غیر شرعی طریقوں کے پیچھے پڑ جاتا ہے اور اِسی وجہ سے پھر مُعاشرے میں فساد برپا ہوتا ہے، اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے اور قومیں تباہی اور پستی کا شکار ہو کر رہ جاتی ہیں۔

(9)روزہ رکھنا:

ایسا شخص جو فوراً نکاح کرنے پر کسی بھی وجہ سے قادر نہ ہو اُس کیلئے اللہ کے رسول ﷺ نے بہترین طریقہ روزے رکھنا بتایا ہے، چنانچہ آپ ﷺ کا اِرشاد ہے: اے جوانو! تم میں سے جو شخص مجامعت (مع اس کے لوازمات یعنی بیوی بچوں کا نفقہ اور مہر ادا کرنے) کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ نکاح کرلے کیونکہ نکاح کرنا نظر کو بہت جھکاتا ہے اور شرم گاہ کو بہت محفوظ رکھتا ہے اور جو شخص جماع کے لوازمات کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ رکھنا اس کے لئے شہوت کو توڑنے کا فائدہ دے گا۔يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ،مَنِ اسْتَطَاعَ البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔(بخاری:5066)

(10)عورتوں کے مجمع سے اجتناب کریں:

جہاں تک ممکن ہو ایسی جگہ جانے سے بچنا چاہیئے جہاں عورتوں کا مجمع ہو اور عورتیں کثرت سے پائی جاتی ہوں کیونکہ وہاں جاکر اپنی نگاہ کو بچانا بہت مشکل ہوتا ہے، جس کی وجہ سے عورتوں کے فتنہ میں مبتلاء ہونے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں کہ عورتوں کے پاس داخل ہونے سے بچو۔ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ۔(بخاری:5232)

اِس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے فتنہ سے بچنے کیلئے ایک بہتر طریقہ یہ ہے کہ عورتوں والی جگہ سے ہی حتی الاِمکان بچا جائے، یہ بہت اہم طریقہ ہے جس پر عمل کرکے ہم کافی حد تک عورتوں کے فتنہ سے بچ سکتے

ہیں۔ ذیل میں اِس سے متعلّق کچھ اہم تجاویزات پیش کی جا رہی ہیں جن پر عمل کر کے اِن شاء اللہ ہم بڑی حد تک عورتوں کے فتنہ سے بچ سکتے ہیں:

(1) مخلوط محفلوں سے احتراز کریں، چنانچہ شادی بیاہ کے موقع پر مرد و زن کا جو یکجا انتظام کیا جاتا ہے اُس سے بہر صورت احتراز کریں، نیز اسکول و کالج میں جو لڑکوں اور لڑکیوں کا مشترکہ نظامِ تعلیم کا رواج چل گیا ہے اِس سے بھی خود اور اپنے بچوں کو بچائیں۔

(2) مردوں کو صرف مرد ٹیچر سے ہی پڑھنا چاہیئے، کیونکہ لیڈیز ٹیچر اور ٹیوٹر سے پڑھتے ہوئے اپنی نگاہوں کی حفاظت بھلا کیسے اور کیونکر کی جاسکتی ہے۔

(3) علاج و مُعالجہ کیلئے مَردوں کو صرف مَرد ڈاکٹرز سے علاج کرانا چاہیئے، تاکہ بد نظری اور دیگر مفاسد سے اجتناب کیا جاسکے۔

(3) کسی جگہ جانے کے دو راستے ہوں تو وہ راستہ اختیار کرنا چاہیئے جس میں بد نظری کا اِمکان کم سے کم ہو۔

(4) کسی گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے تو سامنے سے ہٹ کے کھڑا ہونا چاہیئے، کیونکہ دروازہ کھلتے ہوئے بے پردگی ہو سکتی ہے۔

(5) کسی جگہ اگر کاؤنٹر پر مرد و عورت بیٹھے ہوں تو جہاں مرد ہو وہاں جانا چاہیئے تاکہ عورت سے بات چیت کا موقع ہی پیش نہ آئے۔

(6) سفر کرتے ہوئے اطراف کی گزرنے والی گاڑیوں پر نظر نہ جمایئے، ممکن ہے کہ بے پردہ عورت بیٹھی ہو تو بد نظری ہو جائے گی۔

(7) گھر میں داخل ہوتے ہوئے کھنکھار کر آواز پیدا کرلینا چاہیئے تا کہ اگر کوئی نامحرم عورت ہو تو پردہ کرلے، بالخصوص مشترکہ گھر جہاں بھائی اور بھابھی وغیرہ بھی ساتھ رہتے ہوں تو اس کا اور بھی زیادہ اہتمام کرنا چاہیئے۔ عموماً کئی بھائی جو ایک ساتھ ہی ایک مشترکہ گھر میں رہتے ہوں وہاں بھابھیوں اور دیور سے پردہ نہیں کیا جاتا اِسی طرح کزنوں اور چچی اور مُمانیوں سے بھی بہت سے گھروں میں پردہ نہیں کیا جاتا، حالآنکہ غیر محرم ہونے کی وجہ سے اُن سے بھی پردہ ضروری ہے اور اُن کے ساتھ ہنسی مذاق اور بے تکلفی کے ساتھ گفتگو شرعاً ناجائز اور اپنے آپ کو فتنہ میں ڈالنے کے مترادف ہے، لٰہذا شریعت پر عمل کرتے ہوئے ایسے تمام کاموں سے توبہ کرنی چاہیئے۔

(8) بس، ٹرین اور ہوائی جہاز وغیرہ کے سفر میں قرب و جوار میں بیٹھی ہوئی عورتوں پر نظر پڑتے رہنے کا سامنا ہوتا ہے، اِس سے بچنے کیلئے اپنے ساتھ کوئی دلچسپ کتاب رکھیں تا کہ اُس کو پڑھتے ہوئے سفر کٹے اور علم میں اِضافہ کے ساتھ ساتھ ایمان کی بھی سلامتی اور حفاظت رہے۔

(9) راستہ میں چلتے ہوئے نگاہ اس طرح نیچی رکھیں کہ قریب سے گزرنے والوں کے پاؤں سے اندازہ ہو کہ مَرد ہے یا عورت، اِس سے ان شاءاللہ نظروں کی حفاظت کرنا آسان ہو گا۔

(10) طواف کے دَوران بھی ساتھ میں چلنے والی عورتوں پر نظر پڑتی رہتی ہے، اِس لئے بہتر یہی ہے کہ اپنی نگاہوں کو جھکا کر قدموں کی طرف رکھیئے۔

(11) کچھ جگہیں عورتوں کیلئے خاص ہوتی ہیں، جیسے لیڈیز روم، لیڈیز شاپ، لیڈیز کاؤنٹر وغیرہ، تو ایسی جگہ ظاہر ہے کہ صرف عورتیں ہی ہوں گی لٰہذا اُس جگہ نگاہ اُٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔

(12)دفتر، ہسپتال اور ائر پورٹ وغیرہ میں ویٹنگ روم یا لاؤنج میں اگر انتظار کیلئے بیٹھنا ہو تو جہاں ٹی وی چل رہا ہو یا عورتوں کی تصاویر لگی ہوں تو اِرادۃً اُن کی طرف سے پیٹھ کر کے بیٹھیں تا کہ نظروں کی حفاظت رہے اور بلا اِرادہ بھی عورت پر نگاہ نہ پڑے۔

(13)سڑکوں کے اطراف میں لگے ہوئے سائن بورڈز میں جو اشتہارات لگے ہوتے ہیں اُس میں یقیناً عورتوں کی تصاویر چسپاں ہوتی ہیں، اِس لئے اُن کی جانب دیکھنا ہی ترک کر دینا چاہیئے۔

(14)سڑک پر گاڑی چلاتے ہوئے سامنے آنے والے رکشہ، سوزوکی یا موٹر سائیکل وغیرہ پر بیٹھی ہوئی عورتوں پر بکثرت پڑ جاتی ہے، اس لئے اُن کی طرف نگاہ نہیں اُٹھنے دینا چاہیئے۔

(15)جس سڑک پر گرلز اسکول و کالج ہو وہاں سے گزرنا ترک کر کے متبادل راستہ اختیار کرنا چاہیئے تا کہ کسی فتنہ میں مبتلاء ہونے کا اِمکان ہی باقی نہ رہے۔

(16)کفار کے ملک میں سفر کرنا پڑ جائے تو بد نظری سے بچنے کیلئے سب سے بہتر یہی ہے کہ نظروں کو جھکا کر رکھا جائے اور لوگوں کے جسموں اور چہروں پر نظر ہی نہ ڈالی جائے، کیونکہ گرمیوں کے موسم میں اُن کے جسم آدھے سے زیادہ برہنہ ہوتے ہیں اور سردیوں میں جسم پر کپڑے تو ہوتے ہیں لیکن مَرد و عورت کا پتہ ہی نہیں چلتا، اِس لئے کہ لباس ایک جیسا ہوتا ہے، عورتیں بھی کوٹ پتلون پہنی ہوئی ہوتی ہیں، ٹائی لگاتی ہیں، مَردوں کی طرح بال کٹواتی ہیں، اِس مصیبت سے بچنے کا حل یہی ہے کہ نگاہیں جھکایئے اور ایمان بچایئے۔

(17) پکنک پوائنٹس اور تفریحی مقامات میں جانا پڑ جائے تو ایسے وقت اور ایسے دن کا انتخاب کرنا چاہیئے کہ اُس میں عورتیں کم سے کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہوں، نیز وہاں جاکر بھی ایسی جگہ کو اختیار کرنا چاہیئے کہ وہاں آمد و رفت کم سے کم ہو تاکہ عورتوں پر نگاہ نہ پڑے۔(تلخیص از حیاء اور پاکدامنی، پیر ذوالفقار صاحب مدّ ظلہ)

خلاصہ یہ ہے کہ صرف بد نظری ہی سے نہیں بلکہ بد نظری کے اسباب سے بھی بچیں، کیونکہ بد نظری عورت کے فتنہ میں مبتلاء ہونے کا بہت بڑا ذریعہ ہے، جو شخص حرام سے بچنا چاہتا ہوں اُسے حرام کے اسباب سے بھی بچنا چاہیئے تاکہ شیطان کو وَرغلانے اور بہکا پھسلا کر کسی بھی قسم کے فتنہ میں مبتلاء کرنے کا موقع ہی نہ ملے۔یاد رکھیں! کبھی ناجائز سے بچنے کیلئے کچھ جائز اور مُباح چیزوں کو بھی ترک کرنا چاہیئے۔

(11) ذکر و تلاوت اور عبادات کا اہتمام:

غفلت انسان کیلئے گناہوں میں مبتلاء ہونے کا اور ہر طرح کے فتنوں کا شکار ہونے کا بڑا ذریعہ ہے، اور اس کا بہترین حل یہ ہے کہ اللہ کے ذکر سے اپنی زبان کو تَر اور دل کو جاری کیا جائے، قرآن پاک کی تلاوت کو اپنا مشغلہ زندگی بنایا جائے، کیونکہ ذکر اور تلاوت شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچنے کیلئے بہترین ہتھیار ثابت ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کا اِرشاد ہے:﴿وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ﴾ اور جو شخص خدائے رحمن کے ذکر سے اندھا بن جائے ہم اُس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو اُس کا ساتھی بن جاتا ہے۔(آسان ترجمہ قرآن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: بیشک شیطان اپنی سونڈ بنی آدم (انسان) کے دل میں رکھتا ہے (یعنی وسوسہ ڈالتا ہے)، پس جب وہ ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب

ذکر سے غافل ہو جاتا ہے تو شیطان اُس کے دل کو لقمہ بنالیتا ہے۔**إِنَّ الشَّيْطَانَ وَاضِعٌ خَطْمَهُ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِذَا ذَكَرَ خَنَسَ، وَإِذَا نَسِيَ الْتَقَمَ قَلْبَهُ**۔(شعب الایمان:536)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں: بے شک دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسا کہ لوہے کو پانی لگنے سے زنگ لگتا ہے، پوچھا گیا کہ یارسول اللہ! اُس کی صفائی کی کیا صورت ہے ؟ آپ نے فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کرنا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔**إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ، كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا جِلَاؤُهَا؟ قَالَ: كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ**۔(شعب الایمان:1859)

عورتیں اپنے آپ کو فتنہ بننے سے کیسے بچائیں:

ماقبل میں عورتوں کے تین بڑے اور بنیادی فتنے ذکر کیے گئے ہیں: ایک اُس کے جسم کا، دوسرا اُس کی زبان کا اور تیسرا اُس کا مَردوں کی عقلوں پر حاوی ہونے کا فتنہ۔ایک عورت کو چاہیئے کہ وہ مَردوں کیلئے اپنے آپ کو ان تینوں فتنوں کا ذریعہ بننے سے بچائے اور اِس کیلئے اُسے مندرجہ ذیل کام کرنے چاہیئے:

(1)پردہ کا اہتمام۔(2)گھر کی چار دیواری میں رہنا۔(3)نامَحرموں کے سامنے مزیّن اور آراستہ ہونے سے کلی اجتناب۔(4)اپنی نظروں کی حفاظت۔(5)اپنی عزّت و آبرو اور عصمت کی حفاظت۔(5)اپنی زبان کی حفاظت۔(6)حرام اور بیجا خواہشات سے اجتناب۔(7)محکوم بن کر رہنا۔

☆.........☆.........☆.........☆